

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

- 1- ایک شخص نے رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف شروع کرتے وقت جنازہ اور عیادت کے لے جانے کا استثناء کر لیا، یہ استثناء صحیح ہو گا یا نہیں؟
- 2- اس استثناء سے یہ اعتکاف نفل بن جائیگا یا مسنون ہی رہے گا؟

الجواب باسم ملهم الصواب

1-2 صورت مسئلہ میں مذکورہ استثناء صحیح نہیں، استثناء کی صورت میں اعتکاف نفل بن جائیگا۔

(کذا فی احسن الفتاویٰ 4/509)

وفی الشامیة، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (2/444 تا 447)

(وحرّم علیه) ای علی المعتکف اعتکافاً واجباً " (الخروج الحاجة الانسان) طبیعیة کبول وغائط وغسل لواحتمل ولا یمكنه الاغتسال فی المسجد کذا فی النهر (او) شرعیة کعیدواذان لومؤذنا وباب المنارة خارج المسجد" (فلو خرج) ولوناسیا (ساعة) زمانیة لارملیة کها مر (بلا عذر فسد)۔

وفی البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الاعتکاف، (2/526 تا 528)

ولا یرج من الحاجة شرعیة کالجمعة او طبیعیة کالبول والغائط فان خرج ساعة بلا عذر فسد۔

وفی بدائع الصنائع، کتاب الاعتکاف، بیان رکنه ومحظوراته، (2/283)

ولا یرج لعیادة مریض ولا الصلاة جنازة لانه لا ضرورة الی الخروج لان عیادة المریض لیست من الفرائض بل من الفضائل، وصلاة الجنازة لیست بفرض عین بل فرض کفایة، تسقط عنه بقیام الباقین بها فلا یرجوز ابطال الاعتکاف لاجلها۔

والله اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ عبد القدوس

دارالافتاء صادق آباد

۰۳ / رجب الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۲ / دسمبر ۲۰۱۸ء



دستخط: حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم صاحب
مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم